مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری شادی ۲۰۰۵ میں ہوئی، جب میرا ایک بیٹا تقریبا نو ماہ کا تھا، گھریلو معاملات کی وجہ سے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ چار مرتبہ طلاق دی، جس کے الفاظ تھے میں نے تمہیں طلاق، طلاق، طلاق، طلاق دی، اس کے بعد راولپنڈی کے علاقے میں امام مسجد نے میرا رجوع کروادیا، جس کے بعد ہم اکٹھے رہنے لگے، اس کے بعد میرا ایک اور بیٹا پیدا ہوا، جو اب چھ سال کا تھا، پھر دوبارہ میں نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دے دی، اس معاملے کو بھی 4 سے 5 سال ہو گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں جب سائل نے اپنی منکوحہ سے پہلی دفعہ یہ کہا تھا کہ "میں نے تمہیں طلاق، طلاق، طلاق، طلاق دی" جس سے سائل کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی تھی، بغیر حلالہ شرعی نہ مصالحت کی گنجائش تھی اور نہ ہی اس مرد سے دوبارہ نکاح ہو سکتا تھا۔

کیونکہ " تین طلاق " چاہے ایک مجلس میں دی جائیں یا متعدد اَوقات میں، وہ تین ہی واقع ہوتی ہیں، جمہور فقہاء اور ائمہ اَربعہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک یہی ہے۔ اِس کے بر خلاف دورِ حاضر کے غیر مقلدین نے اِس مسئلہ میں جمہور علمائے سلف کی رائے چھوڑ کر علامہ ابن تیمیہؒ کے مسلک کی شدت سے تقلید کر رکھی ہے اور اس مسئلہ کو اپنی خاص پہچان بنالیا ہے۔ موقع بموقع نادم اور شرمسار طلاق دینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور اُنہیں اِس پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ غیر مقلدین کے فتوے پر عمل کر کے اپنی ازدواجی زندگی دوبارہ استوار کر لیں، حالانکہ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے، اِس کا تعلق نہ صرف یہ کہ براہِ راست حلت و حرمت سے ہے، بلکہ اِس مسئلہ میں بے

احتیاطی کے اثرات نسلوں تک پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے کہ جب ایسی عورت سے رجعت کو حلال کہا جائے گا، جس کی حرمت پر تمام ائمہ عظام کا اتفاق ہے اور جس کو بلا حلالہ شرعیہ گھر میں رکھنا حرام کاری ہے، تو پھر اُس سے جو اولادیں پیدا ہونگی اُن میں صلاح و فلاح کا تصور کیسے ہو سکتا ہے۔

نوٹ: چونکہ تین طلاق کے بعد دونوں کے ازدواجی تعلقات قائم کرنا شبہ کی بنیاد پر تھے، اس لئے اس شبہ وطی سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب سائل کے ساتھ ثابت ہو گا، اسی طرح عورت کی عدت دونوں کی علیحدگی کے وقت سے تین حیض ہو گی۔

١. قال الله تعالى - "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" (سورة البقرة/ ٢٣٠)

٢. و في الحديث ،عن عائشة- ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبيﷺ أتحل للاول قال لاحتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول- (رواه البخارى فى الجامع الصحيح' كتاب الطلاق' باب من اجاز طلاق الثلاث ٧٩١/٢ ط قديمى كراتشى)

٣. عن سهل بن سعدؓ، في ہذا الخبر، قال: فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنفذه رسول الله صلى الله عليه وسلم- (أبوداؤد شريف، كتاب الطلاق، باب في اللعان، النسخة الهندية ٣٠٦/١، دارالسلام رقم: ٢٢٥٠، صحيح البخاري، باب من اجاز الطلاق الثلاث، النسخة الهندية ٧٩١/٢، رقم: ٥٠٦٠-٥٢٥٩)

٤. وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة، أوثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها، أو يموت عنها-والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره- (بداية اشرفي ديوبند٣٩٩/٢).

٥. كما في الفتاوى الهنديه ١/٣٥٥ زكريا

واذا قال لامرأته : انت طالق،طالق،طالق و لم يعلقه بالشرط ان كانت مدخولة طلقت ثلاثا.

٦. كما فى عمدة القاري، كتاب الطلاق / باب من أجاز طلاق الثلاث ٢٠، ٢٣٣ بيروت.

وذہب جماہير العلماء من التابعين ومن بعدہم، منہم: الأوزاعي والنخعي والثوري وأبو حنيفة وأصحابه والشافعي وأصحابه وأحمد وأصحابه وإسحاق وأبو ثور وأبو عبيدة وآخرون كثيرون رحمہم الله تعالىٰ على من طلق امرأته ثلاثا وقعن، ولكنه يأثم كذا في فتح القدير / باب طلاق السنة ٣، ٤٦٩ مصطفى البابي الحلبي مصر)

٧. لو كرر لفظ الطلاق وقع الكل- (الدر المختار ٣، ٢٩٣ كراچى)

٨. ذہب طاؤس ومحمد ابن اسحق والحجاج والظاہرية إلىٰ أن الرجل إذا طلق امرأته ثلاثا معا فقد وقعت عليها واحدةً ، واحتجوا بحديث أبي الصہباء - ومذہب جماہير العلماء من التابعين ومن بعدہم منہم : النخعي ، والثوري ، وأبوحنيفة وأصحاب مالک وأصحابه والشافعي وأصحابه وأحمد وأصحابه وإسحق وأبوثور وآخرون كثيرون علىٰ أن من طلق امرأته ثلاثا وقعن ، ولكنه يأثم - وقالوا : من خالف فيه فہو شاذٌ مخالف لأہل السنة ، وإنما تعلق به من أہل البدع ومن لا يلتفت إليه لشذوذه عن الجماعة - (عمدة القاري شرح صحيح البخاري ، كتاب الطلاق / باب من أجاز طلاق الثلاث ٢٠ ، ٢٣٣ بيروت)

٩. وذہب جمہور الصحابة والتابعين ومن بعدہم من أئمة المسلمين إلىٰ أنه يقع ثلاثٌ - (فتح القدير ، كتاب الطلاق / باب طلاق السنة ٣ ، ٤٥١ زكريا ، ٣ ، ٤٦٩ مصر)

١٠. وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته : أنت طالق ثلاثا ، فقال الشافعيّ ومالک وأبوحنيفة وأحمد وجماہير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث - وقال طاؤس وبعض أہل الظاہر : لا يقع بذلک إلا واحدة - (شرح المسلم للنووي / كتاب الطلاق ١ ، ٤٧٨ مكتبه ياسر نديم ديوبند)

١١. وقال حسن : لولا أني سمعت أبي يحدث عن جدي النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : من طلق امرأته ثلاثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره لراجعتها - (السنن الكبرىٰ للبيہقي ، كتاب الطلاق / باب المتعة ٧ ، ٤١٩ رقم : ١٤٤٩٢ دار الكتب العلمية بيروت)

١٢. عن واقع بن سحبان قال : سئل عمران بن حصين رضي الله عنه عن رجلٍ طلق امرأته ثلاثا في مجلس ، قال : أثم بربه وحرمت عليه امرأته - (المصنف لابن أبي شيبة ، كتاب الطلاق / باب من كره أن يطلق الرجل الخ ٩ ، ٥١٩ رقم : ١٨٠٨٧ المجلس العلمي)

١٢. وإن طلقها ثلاثا في طہر واحدٍ بكلمة واحدةٍ ... مثل أن يقول : أنت طالق ثلاثا ... فہذا للعلماء من السلف والخلف ، فيه ثلاثة أقوال : - إلىٰ قوله - الثاني : أنه طلاق محرم لازمٌ وبہو قول مالک وأبي حنيفة وأحمد في الرواية المتأخرة عنه ، اختاربا أكثر أصحابه ، وہذا القول منقول عن كثير من السلف من الصحابة والتابعين ... - الثالث : أنه محرم ولا يلزمه منه إلا طلقة واحدة ، وہذا القول منقول عن طائفة من السلف والخلف من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، مثل : الزبير بن العوام ... الخ ، وبہو قول بعض أصحاب أبي حنيفة ومالک وأحمد بن حنبل - إلىٰ قوله - والقول الثالث بہو الذي يدل عليه الكتاب والسنة - (مجموعة الفتاوىٰ ٣٣ ، ٧-٨)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۴/ صفر المظفر/ ۱۴۴۴ھ

21/ ستمبر/ 2022ء

الجواب صحیح

ضیاء

۲۴/۰۳/۱۴۴۴ھ

۲۱/۰۹/۲۰۲۲ء

الجواب صحیح

نسأل الله التوفيق